شارح
حضرت علامہ مولانا مفتی یار محمد خان قادری
خطیب مرکزی جامع مسجد گھمکول شریف (یو۔کے)
جواہر الفوائد
شرح
شرح العقائد
ناشر:
حضرت مولانا مفتی گل رحمن قادری مدظلہ
سرپرست اعلیٰ: جماعت اہل سنت (یوکے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جواہر الفوائد
شرح
شرح العقائد

شارح ومترجم

حضرت علامہ مولانا الحاج مفتی یار محمد خان قادری مدظلہ

خطیب مرکزی جامع مسجد گھمگول شریف یو۔کے

نام کتاب	جواہر الفوائد شرح شرح العقائد
متن العقائد	نجم الملۃ والدین علامہ عمر نسفی رحمۃ اللہ تعالی
شارح العقائد	شیخ الفقہ حضرت علامہ سعد الدین تفتازانی علیہ الرحمۃ
شارح شرح العقائد	استاذ المدرسین علامہ مفتی یار محمد قادری مدظلہ العالی
تصحیح ونظر ثانی	مولانا قاری محمد یاسین قادری شطاری کاموئکی
تصحیح باردگر	قاری شکیل احمد قادری شطاری
	محمد ہارون (یو۔ کے)
ناشر	مبلغ اسلام حضرت علامہ مفتی گل رحمٰن قادری (یو۔ کے)
نگران خاص	استاذ العلما مولانا محمد منشاء تابش قصوری مدظلہٗ لاہور (پاکستان)
اشاعت اول	ماہ رمضان المبارک ۱۴۳۴ھ / جولائی ۲۰۱۳ء
مطبع	شیخ عبدالوحید ہادی 0301-4735853
صفحات	400

ملنے کے پتے

❖ مکتبہ اہلسنت مکہ سنٹر اردو بازار لاہور ❖ جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری گیٹ لاہور
❖ نظامیہ کتاب گھر زبیدہ سنٹر اردو بازار لاہور ❖ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور
❖ مکتبہ اعلیحضرت دربار مارکیٹ لاہور ❖ مکتبہ قادری دربار مارکیٹ لاہور
❖ فضل حق پبلشرز دربار مارکیٹ لاہور ❖ نعیمیہ بک سٹال اردو بازار لاہور
❖ شمس القمر بھاٹی گیٹ لاہور ❖ کرمانوالہ بک شاپ دربار مارکیٹ لاہور
❖ مکتبہ اشرفیہ مریدکے پاکستان

Moulana Yaar Muhammad Qadri (Head Teacher)
Jamia Islarnia, Hazrat Sultan Bahu Trust
17-Ombersly Road Balsall Heath
Birmingham (U.K) Tel: 0044-7812082398

سخنِ اول

الحمدللہ رب العلمین ، شرح العقائد ، عقیدہ اہل سُنت کی مایہء ناز اور شہر آفاق کتاب مستطاب ہے۔ جو دنیائے اسلام کے ہر دار العلوم میں شامل نصاب ہے۔ اس لئے اس کی اہمیت وحیثیت مسلمہ ہے۔ ضرورت تھی کہ درس نظامی کے طلبائے کرام کے ذوق وشوق میں اضافہ کے لئے آسان اور سہل ترین انداز میں اسے بصورت شرح لایا جائے، چنانچہ اس پاکیزہ تصور کو حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری مفتی یار محمد قادری مدظلّہ العالی نے پورا کر دکھایا، وہ یوں کہ آپ کا برمنگھم (یوکے) جانا ہوا اور وہاں درس تدریس، امامت وخطابات، وعظ وتبلیغ کے ساتھ ساتھ قلمی جولانیاں دکھانے کی سہولت بھی میسر آئی اور آپ نے وقت کی قدر کرتے ہوئے درسی کتب کے تراجم وشرح کی طرف توجہ مبذول فرمائی اور پھر بفضلہٖ کرمہ تعالی و بجاہِ حبیبہ اللہ ﷺ کے بعد دیگر متعدد کتب کی شرحین منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوئیں جن میں زیب نظر جواہر الفوائد شرح شرح العقائد سے آپ مستفیض ہیں۔

مسلک حق اہل سنت و جماعت کی ترویج واشاعت ہر مسلمان کا بنیادی فرض ہے۔ خصوصاً علمائے کرام پر تو ذمہ داری خاص طور پر عائد ہوتی ہے کہ نہایت موثر اور دلکش انداز میں تحریراً، تقریراً اپنے سچّے اور سُچّے عقائد کی آبیاری فرمائیں، خوش نصیب ہیں وہ اہل دل اور رول جو تحفظ عقائد کیلئے درمے، درمے، قدمے، سخنے معاونت سے اپنے فرض منصبی کو پورا کر رہے ہیں۔ اللہ کرے ان کی مساعی جمیلہ قبولیت کا ثمر پائیں۔ زیرنظر کتاب مستطاب جواہر الفوائد شرح شرح العقائد جب

☆ حضرت علامہ غلام محمد تونسوی ☆ حضرت مفتی غلام احمد سدیدی

☆ حضرت علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری ☆ حضرت علامہ مفتی محمد عبد القیوم صاحب ہزاروی

☆ مفتی عبد القادر پیر خاصہ والے ☆ مفتی عبد اللطیف خان صاحب

☆ حضرت مفتی عبد الودود صاحب ☆ غزالی زمان علامہ احمد سعید کاظمی صاحب

☆ استاذ الکل علامہ عطاء محمد صاحب بندیالوی ☆ حضرت علامہ محمد اکرام شاہ جمالی

☆ حضرت علامہ سعید ضیا صاحب ☆ حضرت علامہ محمد اقبال گلزاری صاحب

ان علمی وروحانی شخصیات سے آپ نے اکتساب علم کیا اور خوب کیا بعد از فرغت

حضرت علامہ مفتی یار محمد خان صاحب نے پاکستان کے ان شہرت یافتہ مدارس میں تدریسی خدمات سرانجام دیں۔

☆ جامعہ مخزن العلوم (مظفر گڑھ) ☆ جامعہ فریدیہ (ساہیوال)

☆ حراء یونیورسٹی (دربار حضرت سلطان باہو)

☆ جامعہ نظامیہ رضویہ (لاہور) ☆ جامعہ مسجد اللہ والی (کراچی)

☆ اور اس وقت آپ برمنگھم، برطانیہ میں جامعہ اسلامیہ سلطان باہوٹرسٹ میں تدریسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

آپ جیسے تدریس میں عالمی شہرت رکھتے ہیں اسی طرح آپ کی تحقیقی، علمی، فنی، قلمی خدمات سے بھی عالم اسلام مستفیض ہو رہا ہے۔ اس وقت تک درج ذیل قلمی تصانیف مقبولیت حاصل کر چکی ہیں جو عالم عرب کے علاوہ دوسرے اسلامی ممالک میں بھی پڑھی جا رہی ہیں۔

☆ مشکوۃ الحواشی شرح السراجی (عربی، اردو) ☆ دیوان متنبی شرح اردو

☆ حیات جاوداں، فلسفہ جہاد ☆ المدلل شرح المطول (اردو)

☆ اسلام ایک عالمگیر تحریک اور اشاعت کا طریقہ کار ☆ المؤول شرح المطو (عربی)

☆ انوار القادری شرح ابیات فارسی (در علم المیراث) ☆ جواہر الفوائد شرح شرح العقائد

☆ انوار الفراسہ فی شرح دیوان الحماسہ (اردو) ☆ شرح المختصر المعانی

حضرت علامہ مفتی صاحب مدظلہ، چار مرتبہ حج وعمرہ کی سعادت سے بہرہ مند ہو چکے ہیں اور یہ عشق ومحبت کا سلسلہ انشاء اللہ العزیز جاری رہے گا۔

اس عظیم الشان اور عدیم المثال شرح کی اشاعت وطباعت، نظر ثانی وتصحیح نیز کمپوزنگ کے سلسلہ میں جن حضرات نے خصوصی معاونت فرمائی شارح مدظلہ کی جانب سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے نیز دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل وعلیٰ اہل سنت وجماعت کے ایسے ایثار کنندگان کے علم وعمل اور عزت ووقار میں اضافہ فرمائے یہ علماء کرام لائق تکریم وتعظیم اور قابل تقلید ہیں ان گرمی قدر حضرات کے اسمائے گرامی درج کئے جاتے ہیں جنہوں نے ہر ممکن طریقہ سے حضرت مفتی مدظلہ کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

☆ حضرت علامہ مولانا عبد القدیر نقشبندی مدظلہ، حضرت مولانا ہارون سلطان صاحب

☆ مولانا حافظ محمد ندیم آف واںسل

☆ علامہ ریاض احمد اویسی مدظلہ سنیئر مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

☆ علامہ واحد بخش سعیدی صاحب مدظلہ سنیئر مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

☆ مولانا سعید احمد سعیدی

☆ محمد افضل احمدانی، قاری محمد شاہد حیدری

☆ سلطان باہوٹرسٹ یو۔کے

☆ جماعت اہل سنت یو۔کے

دعا ہے اللہ تعالیٰ جل وعلیٰ بجاہ حبیبہ الاعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مفتی صاحب اور ان اعلیٰ مرتبت حضرات کی مساعی جمیلہ کو قبولیت کا شرف عطا فرمائے، آمین ثم آمین

فقط:- محمد منشا تابش قصوری (مریدکے)

مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

میرے پاس کمپوزنگ، تصیح ونظر ثانی کے لئے پہنچی تو جہاں تک ممکن تھا راقم نے اپنی استطاعتِ علمی کے مطابق، ترجمہ وتصیح کے ساتھ ساتھ شرح پر بھی خاص توجہ دی، مگر مفتی، مدظلہ، کے جلدی تقاضوں نے سکون بخش کام کو کہاں تک پہنچایا یہ وہی جانے جسے پالا پڑا ہو۔

تاہم اللہ تعالی کا شکر ہے کہ اس ذات کریم نے وعدہ نبھانے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور یہ شرح طباوعت واشاعت کی خلعت سے آراستہ ہوئی، یوں ساتھ ہی میرے شاگرد رشید نے کمپوزنگ اور تصیح کی حتیٰ المقدور کوشش فرمائی۔ اللہ تعالی اسے جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور ہمیں آخری سانس تک عقیدہ اہل سنت کے استحکام کے لئے ہمت اور استقامت عطا فرمائے نیز ایمان پر خاتمہ نصیب ہو۔ امین ثم امین

قاری محمد یٰسین قادری شطاری ضیائی

صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ جامع مسجد حیدری کامونکی

امام وخطیب عمر مسجد چشتیہ فیض محمدی کامونکی

۱۷ جمادی الاول ۱۴۳۴

جواہر الفوائد شرح شرح العقائد

شرح العقائد کی بکثرت شرحیں دنیا کی مختلف زبانوں میں ہوتی آرہی ہیں۔ پاک وہند میں اردو، فارسی شرحیں بھی وجود میں آئیں۔ فی زمانہ چھوٹی، بڑی کئی شروع علماء وطلبا اور اہل علم وادب کے ذوق کا سامان مہیا کر رہی ہیں ان میں جدید ترین بہترین شرح حضرت علامہ مولانا الحافظ القادری الحاج مفتی یار خان قادری مدظلہ کے قلم کا شاہکار جواہر الفوائد شرح شرح العقائد کے نام سے زیب نظر ہے۔ جو شائقین علم نحو کے لئے گرانقدر قیمتی تحفہ ہے، جس سے ہر شعبہ علم سے تعلق رکھنے والے استفادہ کر سکتے ہیں۔ یہاں بطور نقد وتبصرہ چند مثالیں پیش کرنے کا خیال تھا مگر یہ تصور کرتے ہوئے اسے نظر انداز کر رہا ہوں کہ جب مکمل شرح ہی قلب ونگاہ کا سامان مہیا کر رہی ہے تو مثالیں درج کرنا چہ معنی دارد۔

البتہ حضرت شارح مدظلہ، کا مختصر تعارف پیش کیا جاتا ہے تاکہ قارئین اس بلند مرتبت علمی شخصیت سے متعارف ہوں ھوھذا

حضرت مولانا علامہ مفتی حافظ قاری یار محمد خان قادری 24 رجب المرجب 1381ھ بمطابق یکم جنوری 1962ء کو چاہ ملاں والا، موضع خانپور جنوبی علاقہ لنڈان تحصیل وضلع ڈیرہ غازی خان، محترم المقام حافظ عبد العزیز خان چشتی حامدی سلیمانی کے ہاں پیدا ہوئے۔

1966ء میں اپنے والد ماجد سے حفظ القرآن کی دولت عظمیٰ سے تعلیم کا آغاز کیا اور تین سال میں قرآن کریم مکمل حفظ کرلیا۔

بعد از حفظ القرآن 1970ء میں درس نظامی کی طرف متوجہ ہوئے اور درج ذیل مدارس میں تعلیمی منازل طے کرتے رہے۔

- ☆ جامعہ محمودیہ (تونسہ شریف)
- ☆ دار العلوم صدیقیہ شاہ جمالیہ (ڈیرہ غازی خان)
- ☆ جامعہ خیر المعاد (ملتان شریف)
- ☆ جامعہ عبیدیہ (ملتان شریف)
- ☆ جامعہ نظامیہ رضویہ (لاہور)
- ☆ جامعہ انوار العلوم (ملتان)

آپ کے بلند مرتبت اساتذہ کرام کے اسمائے گرامی ملاحظہ فرمائیے۔

ثم الاجماع على ان نصب الامام واجب و انما الخلاف فی انه یجب علی اللہ او علی الخلق بدلیل سمعی او عقلی ، و المذهب انه یجب علی الخلق سمعًا لقوله علیه الصلوة و السلام من مات و لم یعرف امام زمانه فقد مات میتة جاهلیة

پھر اجماع اس بات پر ہے کہ امام (یعنی حکمران یا خلیفہ) مقرر کرنا واجب ہے، مگر اختلاف اس میں ہی ہے کہ یہ وجوب اللہ تعالیٰ پر ہے یا مخلوق پر، دلیلِ سمعی سے واجب ہے یا دلیلِ عقلی سے، اور (حق) مذہب یہ ہے کہ مخلوق پر دلیل سمعی سے واجب ہے، نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام کے ارشاد کی وجہ سے کہ ''جو شخص اس حال میں مرگیا کہ اسے اپنے زمانہ کے امام اور خلیفہ کا پتہ ہی نہیں چلا وہ جاہلیت کی موت مرا،،

حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ نہیں ہیں۔ خلیفہ اور امیر میں فرق یہ ہے کہ خلیفہ ہمیشہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نائب ہوتا ہے، شریعت پر پورا پورا عمل کرتا ہے، اور کراتا ہے، اور امیر عام ہے، کہ اس کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نیابت حاصل ہو یا نہ ہو۔

قولہ :وھذا مشکل الخ :سے ماقبل پر اعتراض کرتا ہے کہ تم نے کہا: خلافت تیس سال تک ہے، تیس سال کے بعد خلیفہ نہیں ہے، حالانکہ اہل حل وعقد یعنی مجتہدین، خلفائے عباسیہ کی خلافت اور بعض مروانی خلفاء مثلاً: عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کی خلافت پر متفق ہیں، اگر خلافت تیس سال تک تھی، تو ان لوگوں کی خلافت پر کیوں اتفاق کیا گیا۔

و لعل المراد ان الخ :سے شارح جواب دیتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو فرمایا ہے: میرے بعد خلافت تیس سال ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ خلافتِ کاملہ تیس سال تک ہے، جس میں شریعت کی مخالفت یا شریعت سے رغبت ومیلان نہ پایا جائے گا۔ بہر حال، تیس سال تک خلافتِ کاملہ رہی، جہاں تک تیس سال بعد کی بات ہے، تو کبھی خلافت ہوگی اور کبھی نہ ہوگی۔ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دورِ حکومت کا زمانہ، خلافت کا زمانہ ہے، کیونکہ ان میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پوری پوری نیابت پائی گئی ہے، یا اسی طرح خلفائے عباسیہ بھی خلیفہ ہیں، تو تیس سال کے بعد کا زمانہ متصلاً خلافت کا زمانہ نہیں ہے، کبھی خلافت کا زمانہ ہوگا، اور کبھی نہ ہوگا۔

ثم ان نصب الامام الخ: سے امامت کا مسئلہ ذکر کرتا ہے کہ روافض، معتزلہ اور اہل سنت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ امام کا نصب کرنا واجب ہے، لیکن جھگڑا اس میں ہے کہ نصبِ امام کس پر واجب ہے۔ رافضی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر واجب ہے، اور معتزلہ واہل سنت کہتے ہیں کہ بندوں پر واجب ہے، لیکن ان دونوں میں اختلاف ہے کہ عقلاً واجب ہے یا دلیل سمعی کے ساتھ، تو معتزلہ کہتے ہیں کہ امام کا نصب کرنا بندوں پر دلیل عقلی سے واجب ہے، اور اہل سنت کہتے ہیں کہ دلیل سمعی سے واجب ہے۔ اہل سنت کی پہلی سمعی دلیل یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ...نے فرمایا: جو شخص مرگیا، اور اس

و لان الامة قد جعلوا اهم المهمات بعد وفات النبی علیه الصلوة و السلام نصب الامام حتی قدّموه علی الدفن و کذا بعد موت کل امام و لان کثیرا من الواجبات الشرعیة یتوقف علیه کما اشار الیه بقوله ''و المسلمون لابد لهم من امام یقوم بتنفیذ الاحکام و اقامة حدودهم و سدّ ثغورهم و تجهیز جیوشهم و اخذ صدقاتهم و قهر المتغلبة و المتلصصة و قطاع الطریق و اقامة الجمع و الاعیاد و قطع المنازعات الواقعة بین العباد و قبول الشهادات القائمة علی الحقوق و تزویج الصغار و الصغائر الذین لا اولیاء لهم و قسمة الغنائم » و نحو ذلك من الامور التی لایتولاها آحاد الامة، فان قیل لم لایجوز الاکتفاء بذی شوکة فی کل ناحیة

اور اس لئے کہ امت (صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم) نے نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام کے وصال کے بعد سب سے اہم کام امام اور خلیفہ مقرر کرنے کا کیا، حتی کہ اس کام کو (نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام) کی تدفین پر بھی مقدم کیا، اسی طرح ہر امام وخلیفہ کے وصال کے بعد (دفن کرنے سے پہلے دوسرا خلیفہ منتخب کیا گیا) اور اس لئے کہ بہت سے واجبات شرعیہ امام پر موقوف ہیں (جو اس کے بغیر ادا ہی نہیں کئے جاسکتے) جیسا کہ ماتن رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے آئندہ قول میں اس کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ '' اور مسلمانوں کا کوئی امام وخلیفہ ہونا ضروری ہے جو ان پر احکام شریعت نافذ کرے اور ان پر حدود قائم کرے اور سرحدوں کی حفاظت کرے اور لشکر تیار کرے اور ان سے صدقات وصول کرے اور ظالموں، غاصبوں اور چوروں اور ڈاکوؤں پر غلبہ کرکے ان کو مغلوب کرے اور جمعہ وعیدین کی نمازوں کا اہتمام کرے، اور لوگوں میں واقع ہونے والے جھگڑوں کو ختم کرے اور حقوق پر قائم ہونے والی شہادتوں کو قبول کرے اور ان چھوٹے لڑکے اور لڑکیوں کی شادی کرے جن کا ولی کوئی نہ ہو، اور غنیمت تقسیم کرے،، اور اِس طرح کے وہ سارے کام (کرے) جنہیں امت کے عام افراد نہیں کرسکتے، پس اگر کہا جائے کہ ہر علاقہ میں کسی شان وشوکت والے شخص کو کافی جاننا کیوں جائز نہیں ہے۔

نے اپنے زمانہ کے امام کو نہ پہچانا، اس کی موت جاہلیت کی موت ہے۔ دوسری دلیل سمعی یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انتقال فرمانے کے بعد امت نے جس اہم کام کو مقدم کیا، وہ نصبِ امام ہے، حتیٰ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دفن سے پہلے خلیفہ مقرر کیا، کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ خلیفہ نصب کرنا واجب ہے۔ تیسری دلیل یہ ہے کہ ''لان کثیرا'' الخ :۔

و سد ثغورهم و تجهیز جیوشهم الخ :یعنی سرحدوں کی حفاظت کرنا اور لشکروں کو تیار کرنا۔

متغلّبه کا معنی ہے وہ لوگ جو کسی جگہ پر ناجائز طور پر قابض ہوگئے ہوں۔

تَفَرَّقُوْا" (تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور متفرق نہ ہو) کا منشا پورا ہوگا۔

لیکن تمام عالمِ اسلام کے لیے ایک سربراہ اور ایک حاکم کا فرض اور واجب ہونا، قرآن اور حدیث میں کہیں منصوص نہیں ہے، اور جس چیز کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے فرض اور واجب نہ کیا ہو، اس کو فرض اور واجب قرار دینا صحیح نہیں ہے۔

خلیفہ مقرر کرنے کے وجوب کے دلائل کا مختصر جائزہ

علامہ تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

اس بات پر اجماع ہے کہ امام (تمام عالم اسلام کے لیے ایک خلیفہ) کا مقرر کرنا واجب ہے، البتہ اس میں اختلاف ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ پر واجب ہے یا مخلوق پر، اور یہ وجوب دلیل سمعی (شرعی) سے ہے یا دلیلِ عقلی سے، اور مذہب یہ ہے کہ یہ مخلوق پر دلیل سمعی سے واجب ہے، ﴿۱﴾ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ مَّاتَ وَلَمْ یَعْرِفْ اِمَامَ زَمَانِہٖ فَقَدْ مَاتَ مِیْتَۃً جَاھِلِیَّۃً۔

جو شخص مر گیا اور اس نے اپنے زمانے کے امام کو نہیں پہچانا، وہ جاہلیت کی موت مرا۔

جواب: اس حدیث سے استدلال کرنا چند وجوہ سے صحیح نہیں ہے: اوّل تو اس لیے کہ یہ الفاظ کسی حدیث میں نہیں ہیں، البتہ اس کے قریب قریب دوسری احادیث ہیں، لیکن ان میں امام زمان کا لفظ نہیں ہے، اور تمام عالمِ اسلام کے لیے ایک خلیفہ کے ثبوت کے لیے "امام زمان" کا لفظ ضروری ہے۔

نیز علامہ شمس الدین خیالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس حدیث میں "امام" سے مراد نبی اکرم ﷺ ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے متعلق فرمایا: اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا (میں تم کو لوگوں کا امام بنانے والا ہوں)، اور یہاں امامت سے نبوت مراد ہے۔ (لہٰذا اس حدیث سے خلافت پر استدلال نہ ہو سکا۔)

علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کا یہ معنی بھی ہو سکتا ہے کہ اگر کسی زمانہ میں امام ہو، اور پھر کوئی شخص اس امام کو نہ پہچانے تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔

علامہ تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ دوسری دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ

﴿۲﴾ وصالِ نبی اکرم ﷺ کے بعد امت نے سب سے اہم کام خلیفہ کے تقرر کو قرار دیا، حتیٰ کہ خلیفہ کے تقرر کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی اکرم ﷺ کی تدفین پر مقدم کیا، اسی طرح ہر امام کی موت کے بعد اس کے خلیفہ کو مقرر کرنا مقدم ہے۔

جواب: اس دلیل سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایک امیر کی موت کے بعد دوسرے امیر کا تقرر کرنا واجب ہے، لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ تمام عالمِ اسلام کا ایک خلیفہ ہو۔

اور ہم بھی اس بات کے قائل ہیں کہ مسلمان دنیا کے جس خطہ میں بھی آباد ہوں، ان پر یہ لازم ہے کہ وہ جماعت

کے ساتھ وابستہ رہیں، اور کسی ایک شخص کو اپنا امیر بنا لیں، اور اجتماعی معاملات میں امیر کے احکام کے پابند ہوں، بشرطیکہ وہ احکام شریعت کے خلاف نہ ہوں،

﴿۱﴾ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ۔

اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو، رسول کی اطاعت کرو، اور ان کی جو تم میں سے صاحبانِ امر ہوں۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

﴿۲﴾ مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَی اللّٰہَ وَمَنْ اَطَاعَ اَمِیْرِیْ فَقَدْ اَطَاعَنِیْ وَمَنْ عَصٰی اَمِیْرِیْ فَقَدْ عَصَانِیْ۔

جس شخص نے میری اطاعت کی، اس نے اللہ کی اطاعت کی، اور جس نے میری نافرمانی کی، اس نے اللہ کی نافرمانی کی، اور جس شخص نے میرے امیر کی اطاعت کی، اس نے میری اطاعت کی، اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی، اس نے میری نافرمانی کی۔

﴿۳﴾ مَنْ رَّاٰی مِنْ اَمِیْرِہٖ شَیْئًا فَکَرِھَہٗ فَلْیَصْبِرْ فَاِنَّہٗ لَیْسَ اَحَدٌ یُّفَارِقُ الْجَمَاعَۃَ شِبْرًا فَیَمُوْتُ اِلَّا مَاتَ مِیْتَۃً جَاھِلِیَّۃً۔

جس شخص کو اپنے امیر کا کوئی حکم ناگوار معلوم ہو، اس کو صبر کرنا چاہیے، کیونکہ جو شخص جماعت سے ایک بالشت بھی الگ ہو کر مرے گا، وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

﴿۴﴾ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ عَلَیْکُمْ بِالطَّاعَۃِ وَالْجَمَاعَۃِ فَاِنَّھَا حَبْلُ اللّٰہِ الَّذِیْ اُمِرَ بِہٖ وَاِنَّ مَا تَکْرَھُوْنَ فِی الْجَمَاعَۃِ خَیْرٌ مِّمَّا تُحِبُّوْنَ فِی الْفُرْقَۃِ۔

اے لوگو! امیر کی اطاعت اور جماعت کو لازم رکھو، کیونکہ یہی اللہ کی وہ رسی ہے جس کا حکم دیا گیا ہے، اور تم جماعت میں جس چیز کو ناپسند کرتے ہو، وہ علیحدگی کی اس چیز سے بہتر ہے جسے تم پسند کرتے ہو۔

قرآن مجید کی کسی آیت اور کسی حدیثِ صحیح میں یہ حکم نہیں ہے کہ تمام دنیا کے مسلمانوں پر ایک امیر کی بیعت کرنا اور اس کی اطاعت کرنا لازم ہے۔ خلافتِ نبوت کا معاملہ الگ ہے، اور رسول اللہ ﷺ نے خود اس کی تحدید تیس سال کے ساتھ فرما دی تھی۔

تقررِ خلیفہ کے وجوب کا محمل

ہر چند کہ ہمارے فقہا اور متکلمین نے یہ لکھا ہے کہ امام اور خلیفہ کا مقرر کرنا واجب ہے، یعنی تمام دنیا کے مسلمانوں